REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲۲ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱/-

جلد ۴۵/۱۰ | ۳۰ ظہور ۱۳۳۵ ہش ۳۰ اگست ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۰۳

محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق روزنامہ "سفینہ" کی خبر سراسر غلط اور بے بنیاد ہے

محترم چوہدری صاحب کے اخلاص نامہ کی اشاعت کے بعد اس قسم کی جھوٹی خبر شائع کرنا یقیناً ایک بہت بڑی جسارت ہے۔

روزنامہ "سفینہ" لاہور (۲۶ اگست) میں ایک سراسر جھوٹی اور بے بنیاد خبر "چوہدری سرظفر اللہ خان نے خلیفہ قادیانی کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا" کے عنوان سے شائع ہوئی ہے۔

"نوائے پاکستان" کی طرف سے تو ایسی جھوٹی اور افترا پر مبنی خبریں شائع ہوتی ہی رہتی ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ بعض دیگر معاصرین بھی اس کو نقل کرتے ہوئے ایسی بے بنیاد خبریں شائع کر دیتے ہیں۔ مکرم ومحترم مولانا وقار انبالوی صاحب کے اخبار سفینہ سے ہرگز اس غیر ذمہ دارانہ حرکت کی توقع نہ تھی۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے ۲۵ اگست کو شائع ہونے والے الفضل میں محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا وہ اخلاص نامہ بجنسہٖ ہی شائع ہو چکا ہے۔ جو آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا اور جس میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت درجہ اخلاص اور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔ کہ

"جو عہد حضور نے طلب فرمایا ہے دل و جان اس کے مصدق ہیں
جو کچھ پہلے حوالہ کر چکے ہیں۔ وہ اب بھی حوالہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ یا ابی
انت وامی۔ طالب دعا حضور کا غلام ظفر اللہ خان"

اس واضح اور غیر مبہم اعلان کی موجودگی میں یہ لکھنا کہ

"سرظفر اللہ خان نے خلیفہ قادیان کی اسکیموں سے مرعوب ہونے سے انکار کر دیا ہے۔"

یقیناً ایک بہت بڑی جسارت اور جھوٹ ہے اگر مدیر سفینہ اس خبر کی اشاعت سے قبل محترم چوہدری صاحب کا یہ اخلاص نامہ پڑھ لیتے تو شاید وہ کبھی اتنے بڑے جھوٹ کو اپنے اخبار میں جگہ دینے کی جرأت نہ کرتے۔

کیا ہم مولانا وقار انبالوی صاحب سے یہ توقع رکھیں کہ وہ اس خبر کی تردید شائع کریں گے اور آئندہ ایسی جھوٹی اور سراسر کذب وافترا پر مبنی خبروں کی اشاعت کے سلسلہ میں نوائے پاکستان اور ایسے ہی بعض دیگر افترا پرداز اخباروں کی پیروی نہیں کریں گے؟

— چناب۔ جہلم اور ستلج کی سطح پھر بلند ہو گئی —

دریائے ستلج کے آس پاس کے علاقوں میں شدید بارشوں کی وجہ سے حسینی والا کے قریب پانی کے اخراج میں اضافہ ہو گیا ہے۔ مرالہ کے نزدیک کل چناب کی سطح میں اضافہ ہو گیا تھا اب یہاں پانی اترنا شروع ہو گیا ہے۔ منگلا اور رسول کے نزدیک دریائے جہلم کچھ چڑھ گیا ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ رپورٹ مظہر ہے۔ کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو تا حال حرارت ہو جاتی ہے ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

احباب جماعت کے لئے یہ امر خوشی کا موجب ہوگا کہ عزیزم برادرم چوہدری نصیر احمد بشیر صاحب ساکن بہلول پور ضلع لائل پور نے ایم۔ ایس سی۔ (Mathematics) کے امتحان میں ۴۷۶ نمبر حاصل کرکے یونیورسٹی بھر میں اول پوزیشن حاصل کی ہے الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی ہر جہت سے مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

(صلاح الدین احمد ناظم جائداد)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

خلیل احمد صاحب کا ایک خط

ذیل میں ہم خلیل احمد صاحب ابن محترم مولوی عطا محمد صاحب کا ایک خط درج کرتے ہیں۔ جو انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھا ہے۔ اس خط سے بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کس طرح منافقین اور ان کے ساتھی موجودہ فتنہ کی اہمیت کو کم کرنے اور مرکز سلسلہ کے خلاف جماعت میں غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

تعجب ہے کہ ایک طرف تو صالح نور اور ان کے والد (جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے) معافی کے خطوط لکھ رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کا ایک عزیز لاہور میں اس قسم کا زہریلا پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہے۔

ہم لاہور کی جماعت سے خاص طور پر یہ اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ موجودہ فتنہ کے ایام میں غیر معمولی طور پر چوکس رہے۔ مخلصانہ رویہ کی یہ علامت ہوتی ہے کہ اس قسم کا پروپیگنڈا کرنے والوں کی فوراً مرکز میں رپورٹ کی جائے۔ اگر یہ صحیح ہے کہ صدر صاحب حلقہ نے اپنی سادگی کی وجہ سے اس کی رپورٹ مرکز میں کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ اسی طرح حلقہ کے سیکرٹری اصلاح و ارشاد کو بھی چاہیئے تھا۔ کہ وہ فوراً اس سلسلہ میں اپنی رپورٹ مرکز میں بھیجتے۔ اگر حلقوں کے عہدہ داران غفلت سے کام لیں تو لاہور کی جماعت کے امیر چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور نائب امیر ڈاکٹر عبد الحق صاحب کو چاہیئے۔ کہ وہ ان سے جواب طلبی کریں۔ اور اگر جماعت کے اعلیٰ عہدہ داران اپنے فرض کو نہ سمجھیں تو جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعلیٰ عہدہ داروں سے اس کی شکایت کرے اور انہیں ان کے فرض کی طرف متوجہ کرے۔

خط خلیل احمد صاحب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سیدنا گزشتہ ہفتہ مورخہ ۲۰-۲۱ اور ۲۲ اگست تین یوم کے لئے خاکسار کو لاہور رہنے کا اتفاق ہوا۔ اس عرصہ میں مورخہ ۲۰ اور ۲۱ اگست کی مغرب اور غالباً عشاء کی نمازیں مجھے مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ ان دنوں وہاں مسجد میں عبد الوحید صاحب جو محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ کے داماد ہیں۔ وہ بھی وہاں نماز میں موجود تھے۔ وضو کرکے حسب میں نماز کے لئے درست احباب کے پاس آکر بیٹھا۔

(باقی صفحہ ۳ پر)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۵۶ء

میاں محمد صاحب کی کھلی چٹھی

پیغام صلح کی اشاعت ۲۲ اگست ۱۹۵۶ء میں جناب الحاج میاں محمد صاحب رئیس لائل پور کی ایک "کھلی چٹھی بنام میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ربوہ" شائع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ہم ایک اصولی بات عرض کرنا چاہتے ہیں۔ جناب الحاج میاں محمد صاحب نے چٹھی میں اپنی اس خواہش کا اظہار بار بار فرمایا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا اختلاف "پیغامیوں" کے ساتھ مٹ جائے۔ بلکہ جیسا کہ آپ نے اظہار فرمایا ہے۔ آپ اس کی کوشش بھی کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :-

"آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ناقل) کو خوب علم ہے۔ کہ میں نے بارہا یہ کوشش کی ہے۔ کہ جماعت کا اختلاف خدا کرے کسی طرح ختم ہو جاوے۔ اور وہ زیادہ مضبوط ہو۔"

جناب الحاج میاں محمد صاحب نے اپنی اس خواہش اور کوشش کے اظہار کو اپنی کھلی چٹھی میں اگرچہ خاصہ طول دیا ہے۔ اس کے باوجود یہ بات نہیں واضح ہوتی۔ کہ آپ کی دانست میں اختلاف کیا ہے۔ اور آپ کن بنیادوں پر یہ اختلاف ختم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ محض یہ کہہ دینا کہ آپ نے فلاں احمدی یا احمدیوں کے ساتھ مدارات کا سلوک کیا۔ ایسے اگر ہزار ہا واقعات بھی ہوں۔ تو اس سے نہ تو اختلاف کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔ اور نہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے واقعات اختلاف مٹانے کے لئے کارآمد ہونے چاہئیں۔

شاید میاں محمد صاحب کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ فسادات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تمام جماعت ہائے احمدیہ کو ہدایت فرمائی تھی۔ کہ "پیغامیوں" کی حفاظت بھی اسی طرح کریں۔ جس طرح وہ احمدیوں کی کریں۔ خود میاں محمد صاحب کو بھی ذاتی طور پر کئی ایسی باتیں یاد ہونگی۔ کہ احمدیوں نے بھی مدارات کے ایسے سلوک "پیغامیوں" کے ساتھ کئے ہیں۔ جن کو آپ بڑے فخر سے بیان فرما کر اختلاف مٹانے کی اپنی کوشش خیال کرتے ہیں۔ یہ تو معمولی حسن سلوک ہے۔ جو احمدیوں کی طرف سے شاید زیادہ ہی دکھایا جاتا رہا ہے۔ اس کو اختلاف مٹانے کی کوشش سمجھنا درست نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ میاں محمد صاحب کی یا مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی اگر دل سے خواہش ہوتی۔ کہ اختلاف مٹ جائے۔ تو اختلاف پیدا ہی نہ ہوتا۔ اور مولوی صاحب اور ان کے ساتھی قادیان چھوڑ کر لاہور میں اپنا بالکل الگ اڈہ ہی قائم نہ کرتے۔ باوجود اس کے کہ مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو بعض عقائدی مسائل میں جماعت احمدیہ سے اختلاف تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو انجمن نے بکثرت رائے اپنے ریزولیوشن نمبر ۱۹۸ مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۱۴ء سے خلیفۃ المسیح تسلیم کر لیا تھا۔ اس انجمن میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے کچھ ساتھی بھی شامل تھے۔ اب اگر انجمن کا ڈھانچہ جمہوری خیال کیا جائے۔ جیسا کہ "پیغامی" اکثر زور دیتے ہیں۔ تو جمہوریت کا پہلا اصول یہی ہے۔ کہ کثرت رائے سے جو فیصلہ ہو۔ وہ صحیح ہے۔ اور اس کی پابندی لازمی ہے۔ اور اگر کوئی رکن اب بھی اس کے خلاف ہو۔ تو اس کے لئے دو راستے ہیں۔ ایک اطاعت کا اور دوسرا بغاوت کا۔ اس طرح مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو موقع تھا۔ کہ وہ پہلا طریق اختیار کرتے۔ اور انجمن کے ریزولیوشن کی پابندی کرتے۔ اور انجمن کے رکن بنے رہتے۔ مگر انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا۔

ایسی صورت میں اگر بعد میں جناب الحاج میاں محمد صاحب بقول خود اختلاف مٹانے کی کوئی کوشش کرتے بھی رہے ہیں۔ تو ان کی ہر کوشش اس لئے رائیگاں ہوئی ہے۔ کہ وہ کسی اصول کے مطابق کوشش نہیں کرتے رہے۔ "پیغامیوں" نے خود ہی انجمن کو چھوڑا تھا۔ اور قادیان سے چلے آئے تھے۔ اب ان کی طرف سے صحیح معنوں میں کوشش صرف یہی ہو سکتی تھی۔ کہ وہ اپنے کردار کی جو انہوں نے ظاہر کیا تھا۔ تلافی پر آمادہ ہوتے۔ اور کم از کم انجمن کے ریزولیوشن کی پابندی کے لئے تیار ہوتے۔ لیکن انہوں نے اس کی بجائے زیادہ سے زیادہ کھچاوٹ کا طریق اختیار کیا۔ اور ایسے ایسے اختلافی اعتراضات کرنے شروع کر دیئے۔ جن سے خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی۔ اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جیسا کہ شہادت سے معلوم ہے۔ ان کا یہ طریقہ خلافت المسیح اولیٰ سے چلا آتا تھا۔

اس کے جواب میں شاید میاں محمد صاحب کہہ سکتے ہیں۔ کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے بعض عقائد میں اختلاف تھا۔ اس لئے یہ ممکن نہیں تھا۔ کہ "پیغامی" واپسی کے لئے آمادہ ہوتے۔ اس کے لئے بھی میاں محمد صاحب کو یاد ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک پیشکش کی تھی۔ کہ ذاتی طور پر وہ عقائد میں اختلاف رکھیں۔ اگر وہ اپنے عقائد کا پراپیگنڈا نہ کریں، تو نظام میں شامل رہ سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر باہمی اختلاف کو مٹانے اور جماعت کو مضبوط رکھنے کے لئے اور کونسی پیشکش ہو سکتی ہے۔ ایک نظام اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے۔ کہ اس میں شامل ہونے والے یکساں اصول اور یکساں عقائد رکھتے ہوں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس نہایت ضروری اصول کی قربانی پر بھی تیار تھے۔ جب یہ لوگ بالکل آزاد ہو کر اپنی مرضی کرنے پر تلے ہوئے تھے تلے رہے۔ اور اب تک تلے ہوئے ہیں۔ تو بتایئے آپ کی وہ کوششیں جن کا ذکر آپ نے کیا ہے اختلاف دور کرنے میں کس طرح ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ حالانکہ یہ پیشکش اب بھی قائم ہے۔ مگر آپ اس اصولی بات کو بالکل نظر انداز کر کے ادھر ادھر کی باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تو ہے اختلاف مٹانے اور جماعت کو مضبوط بنانے کا صحیح طریق۔ ورنہ طول کلامی اور اپنے احسانات جتانے اور صلح و صفائی کی غیر اصولی کوششوں کا ذکر مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔

رہا بعض عقائد میں اختلاف تو اس بارے میں بھی فسادات پنجاب کے بعد سے میاں محمد صاحب عجیب عجیب باتیں فرما رہے ہیں۔ الفضل نے انہیں بالکل دور از کار سمجھ کر ان پر کبھی توجہ نہیں دی۔ لیکن اگر میاں محمد صاحب کو یقین ہے۔ کہ جو باتیں وہ کہتے ہیں۔ درست ہیں۔ اور اگر وہ ان کو سچ جانتے ہیں۔ تو پھر تو عقائد کے اختلاف کا سوال بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کا ایمان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے عقائد اور پیغامیوں کے عقائد یکساں ہو گئے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ "پیغامیوں" کو آمادہ کریں۔ کہ وہ جماعت میں داخل ہو جائیں۔ اور بیعت کر لیں۔ تاکہ جماعت کے اختلاف ختم ہو جائیں۔ اور وہ مضبوط ہو جائے۔

الحاج میاں محمد صاحب جانتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک بہت بڑی جماعت نے خلیفہ تسلیم کر لیا ہوا ہے۔ انجمن نے بھی جس میں مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور آپ کے ساتھی بھی شامل تھے۔ آپ کو بکثرت رائے خلیفہ تسلیم کر لیا تھا۔ آپ کی خلافت بیالیس گرمیاں اور سردیاں دیکھ چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مستحکم اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ جیسا کہ الفضل میں شائع ہونے والے اظہار عقیدت سے آپ کو معلوم ہو رہا ہے۔ اس لئے اب بھی خلافت سے الگ رہنا ہی دراصل اختلاف پیدا کرنے کا حقیقی سبب ہے۔ آپ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کو پہلے خلیفہ مان چکے ہیں۔ خلافت ثانیہ کو ماننے میں عار محسوس نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اب تو بقول الحاج میاں محمد صاحب عقائد کا بھی اختلاف نہیں رہا۔ اب بیعت کی تجدید کرنے میں پیغامیوں کے لئے کیا رکاوٹ رہ جاتی ہے؟

اگر خاصکر الحاج میاں محمد صاحب نے اب بھی بیعت نہ کی۔ تو اس کا صاف مطلب یہی ہوگا۔ کہ آپ جو بار بار عقائد کی یکسانی کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اور لمبے لمبے مضمون لکھتے رہتے ہیں۔ یہ سب غلط ہیں۔ اور آپ کو ہرگز یہ یقین نہیں۔ کہ عقائد میں یکسانی ہو گئی ہے۔ اور آپ محض خود فریبی کا شکار ہیں۔ اور دوسروں کو بھی فریب دے رہے ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ الحاج میاں محمد صاحب کبھی اس اصولی بات کی طرف نہیں آئیں گے۔ جیسا کہ ان کی اس کھلی طویل چٹھی کے مندرجات سے معلوم ہوتا ہے۔ جس میں آپ نے بالکل بے بنیاد غیر منطقی اور معاندانہ اعتراضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات پر کئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ کی طبیعت کسی نظام کی پابندی قبول کرنا نہیں پسند کرتی۔ اور آپ بالکل آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ دنیا میں کوئی نظام قائم نہیں رہ سکتا۔ اگر اس میں شامل ہونے والے بعض ایسی باتوں کو بھی برداشت کرنے کا حوصلہ نہ پیدا کریں۔ جو ان کی طبیعت کے خلاف ہوں۔ نظام کے تو معنی ہی یہ ہیں۔ کہ اپنی خودی کو نظام پر قربان کر دیا جائے۔ مگر جہاں یہ نہ ہو سکے۔ تو نظام کی خواہش ہی بے معنی ہے۔ اور اتحاد و اتفاق کا خالی خولی وعظ کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

(باقی صفحہ ۸ پر دیکھیں)

خلافت ایک نعمت ہے اور شکر نعمت واجب

از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل

دنیا نے جن چیزوں کو بطور دائمی سچائی کے تسلیم کیا ہے۔ ان میں اتحاد کی عظیم قوت بھی شامل ہے۔ سبھی مانتے ہیں کہ اس دنیا میں قومی کامیابی کے لئے اتحاد سے بڑھ کر کوئی قوت نہیں اور اسلام نے اس قوت کے لئے خلافت کو مرکز قرار دیا ہے۔ مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ تاریخ بتاتی ہے کہ ملکی فتوحات میں سیاسیات میں معاشرت میں۔ مالی خوشحالی میں اخلاقی برتری میں اور روحانی تقدس میں جو قوت و عظمت مسلمانوں کو خلافت راشدہ کے عہد میں حاصل ہوئی بحیثیت مجموعی بعد کے زمانہ میں وہ کبھی بھی نصیب نہیں ہوئی۔ مسلمانوں نے اس عہد زریں کو ہمیشہ بڑی حسرت کے ساتھ یاد کیا۔ اور یہ تمنا مسلسل ان کے دل میں چٹکیاں لیتی رہی کہ کاش یہ زمانہ پھر واپس آجائے۔ لیکن بدنصیبی یہ تھی کہ اس نعمت کی عظمت کا ادراک مسلمانوں کو تب ہوا۔ جبکہ وہ انہی کی ناقدریوں کا شکار بن چکی تھی۔ آج دل میں افسوس کی کتنی تمنا ہے۔ کہ کاش اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حفاظت کا خاطر خواہ انتظام ہوتا۔ اور ہر پہلو اس کو مکمل کر لیا جاتا۔ تاکہ خبیث الفطرت دشمن کا ناپاک ہاتھ اس مقدس وجود تک نہ پہنچ سکتا۔ اور وہ رخنے نہ پڑتے۔ جو اس وجود کے یوں اٹھ جانے سے پیدا ہوگئے۔ پھر ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یوں اس طرح بے چارگی کی شہادت پر کتنے حیران ہوتے ہیں کہ سارا مدینہ آباد ہے اور خلافت کی برکات سے پوری طرح مستفید ہو رہا ہے۔ لیکن کتنا دلدوز ہے یہ نظارہ کہ دشمن خفیہ نہیں آتا۔ بلکہ علی الاعلان آتا ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں آتا ہے۔ اور بغیر کسی خاص روک ٹوک کے آستانہ خلافت تک پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر مسلمانوں کے منبع اتحاد اور ان کے مرکز اطاعت کو پارہ پارہ کر کے چلا جاتا ہے۔ اور سوائے اس ایک مقدس خون کے کسی کی نکسیر تک نہیں پھوٹتی کیا یہ تعجب کی انتہا نہیں۔ آج ہم اس کی لاکھ تاویلیں کریں۔ لیکن یہ حقیقت بہرحال اپنی جگہ قائم ہے کہ نعمت خلافت کی جو قدر ہونی چاہیئے تھی۔ وہ اس وقت نہیں ہوئی۔ اور اس ناشکری کا نتیجہ بھی مسلمانوں نے دیکھ لیا۔ بالآخر یہ ہنگامہ سیلاب بن کر اٹھا پہلے اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ اسکے بعد چاروں طرف پھیل گیا۔ کئی نیک اور عظیم ہستیاں اس کی زد میں آئیں خواص گئے اور عوام بہے اس کے بعد روحانی اور اخلاقی پستی آئی پھر اقتصادی بدحالی نے قدم جمائے پھر فرض ناشناسی۔ اجتماعی بددیانتی۔ قومی غداری اور دوسرے کے ہاتھوں بک جانے کی بیماریوں نے راہ پائی۔ قوت و فکر نے جواب دیا۔ جہالت نے احاطہ کیا۔ اور آخرالامر سیاسی عظمت اور فوجی قوت بھی رخصت ہو گئی۔ کہاں سے بات چلی تھی اور کہاں آکر ختم ہوئی۔ لیکن بہت دیر کے بعد اس نعمت کی عظمت اور اس کی قدر کا ہمیں خیال آیا۔ اور اب ہماری یہ ایک قومی بیماری بن گئی ہے۔ کہ ہم نعمت کو اس وقت پہچانتے ہیں۔ جب ہماری پہنچ سے باہر جا چکی ہوتی ہے۔ لیکن عقلمندی اور خوش نصیبی یہ ہے کہ عین وقت پر نعمت کو پہچانا جائے۔ پھر اس کی حفاظت جان دے کر کی جائے۔ اور جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ اسی طرح اس کی قدر کی جائے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آج پھر ہمیں اس نعمت کے پہچاننے کی توفیق عطا کی ہے۔ اگر ہم غور کریں کہ خلافت کی برکات سے کس قدر ہم نے حصہ پایا ہے تو ہمارے سر یہ نعمت عطا کرنے والے خدا کے قدوس کے حضور جذبات تشکر کے ساتھ جھک جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد بعثت جتنا عالمگیر اور جتنا عظیم الشان ہے۔ اس سے ہر احمدی واقف ہے۔ لیکن کیا یہ مقصد خلافت کی راہ نمائی کے بغیر حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ خلافت ہی ہے جس کی وجہ سے ہمارا ہر قدم آگے کی طرف اٹھ رہا ہے۔ ہر دن ہمارے لئے نئی برکات لاتا ہے۔ کتنی مذہبی تحریکیں تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اٹھیں اور بڑی شان سے اٹھیں۔ بڑے بڑے بلند مقاصد لے کر اٹھیں۔ لیکن آج ہم انہیں دم توڑتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ لیکن تحریک احمدیت آج بھی ایک زندہ تحریک ہے۔ وہ اپنے مقصد زندگی کی طرف پوری شان کے ساتھ گامزن ہے جتنی مشکلات اور جتنے فتنے اس تحریک کو مٹانے کے لئے اٹھے۔ ان کا عشر عشیر بھی دوسری تحریکوں کے راستہ میں نہیں آئے لیکن آخر کامیاب کون ہے۔ احمدیت کو آج بھی ایک ملی تقیید خالص مذہبی تحریک کی حیثیت سے تسلیم کیا جاتا ہے۔ کیا طاقت کا یہ تسلسل خلافت کے ساتھ جماعت کی والہانہ اور بے مثال وابستگی کا نتیجہ نہیں جماعت نے بے شک بڑی قربانی کی۔ اور آج بھی اس کا ایثار اس کا جذبۂ اطاعت اس کا ذوق وفا بے مثال اور اوروں کے لئے نمونہ ہے لیکن ان اعلےٰ جماعتی اخلاق کا پھل بھی تو اتنا ہی شیریں ہے۔ خداوند تعالیٰ نے نظام خلافت کی حقیقت ثابت کرنے کے لئے فرقان کا معجزہ دکھایا ہے۔ جب حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ تو جماعت کے برسراقتدار ارکان کی معتد بہ تعداد نے خلافت کی ضرورت سے انکار کر دیا۔ اور آئندہ کے لئے انجمن کو ہی سب سے مقتدر ادارہ ماننے پر زور دیا۔ یہ تفرقہ شروع میں اتنی طاقت ور تھی۔ کہ اس نے جماعت کی بنیادوں کو متزلزل کر دیا لیکن یہ نظام خلافت ہی تھا جس نے اس کی بنیادیں ہلانے والے فتنہ سے جماعت کو بچا لیا۔ آج حالت کیا ہے۔ دونوں نظاموں کے آثار آپ کے سامنے ہیں۔ دونوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کو نصب العین بنانے کا دعوےٰ کیا اور دونوں پوری قوت اور پورے جوش کے ساتھ اس نصب العین کے حاصل کرنے میں لگ گئے لیکن بالآخر کامیابی کسے حاصل ہوئی کون افتراق وانتشار کا شکار بنا۔ کس کے حصہ میں حسرتیں آئیں اور کونسا نظام ہے۔ جو آج بھی پوری طاقت اور صحت کے ساتھ زندہ ہے۔ اور بمصداق ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین دوسروں کی آرزوؤں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ کیا یہ نشان کوئی کم نشان ہے کہ اس کے بعد بھی جماعت کسی فتنہ پرداز کے بھرے میں آجائے۔ آج اہل پیغام جن حالات سے دوچار ہیں وہ دیدہ عبرت رکھنے والے کے لئے اپنے اندر کافی سبق رکھتے ہیں مسلک بدلا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان کو گھٹایا۔ اور سوچنے لگے کہ کسی طرح عامۃ المسلمین انہیں اپنا مان لیں۔ لیکن پہلے سے بھی حالت زیادہ خراب ہوئی۔ اتحاد کے بڑے بڑے دعوے کئے۔ لیکن دنیا نے اس کے الٹ نتیجہ دیکھا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو چیز قبلہ حق سے تمہارا مونہہ پھیرتی ہے۔ وہی تمہاری راہ میں ایک بت ہے

"مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو۔ کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کرو۔ اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ۔ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ۔ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے۔

اجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور

یعنے بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں جو چیز قبلہ حق سے تمہارا مونہہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔"

(ازالہ اوہام جلد دوم ص ۸۲۳)

کے نظارے دیکھے۔ آج وہ پہلے سے زیادہ ٹکڑے ٹکڑے ہیں۔ اور اندرونی افتراق کا شکار بن چکے ہیں۔ بے عملی اور ذاتی دشمنیوں نے ان میں راہ پالی ہے۔ اور صحیح جدوجہد سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ لیکن جماعت کا جو حصہ نظام خلافت سے وابستہ ہوا۔ آج وہ اپنی جدوجہد سے پوری طرح مطمئن ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جب زمام خلافت اپنے ہاتھ میں لی۔ اس وقت انجمن کے تجربہ کار عمائد جماعت کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ بقول ان کے اکثریت ان کے ساتھ تھی۔ خزانہ خالی تھا۔ ایسے حالات میں حضور المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے جدوجہد کا آغاز کیا۔ آہستہ آہستہ قدم بڑھایا۔ احتیاط کے ساتھ دفاعی ذرائع کو بروئے کار لائے۔ اور بالآخر اپنی خداداد قابلیتوں کے طفیل جماعت کی کایا پلٹ دی۔ اب دیکھئے اکثریت کس کے ساتھ ہے کونسی جماعت ہے۔ جسے جماعت احمدیہ کہا جاتا ہے۔ کہاں یہ حالت کہ خزانہ میں کل اٹھارہ آنے کے پیسے تھے۔ اور کہاں اب یہ حالت ہے۔ کہ جماعت کا مجموعی بجٹ چالیس لاکھ سے بھی متجاوز ہے۔ سیاست سے الگ رہ کر عوام پسند نعروں کو چھوڑ کر حکومتی اقتدار سے خالی ہو کر کونسی جماعت ہے۔ جو اپنی راہ کو چھوڑے بغیر اور اپنے مسلک سے ہٹے بغیر برصغیر ہند و پاک جیسے متلون مزاج ملک میں اتنی عظیم مخالفتوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اس تسلسل کے ساتھ راہ ترقی پر گامزن رہی ہو۔ اور ہر آنے والا دن اس کے لئے نوید کامیابی لایا ہو۔ اور اس کا اگلا قدم پچھلے قدم سے زیادہ بلندی پر پڑا ہو۔ ۱۹۵۳ء کے قیامت خیز ہنگامے ہی کو دیکھ لیجئے۔ کہ کتنے شدید تھے وہ دن اور کتنا بڑا تھا یہ زلزلہ لیکن کیا جماعت کے قدم پیچھے ہٹے صرف بجٹ ہی کو لے لیجئے۔ اور دیکھئے کہ ۱۹۵۳ء میں کیا بجٹ تھا۔ اور آج ۱۹۵۶ء میں کیا بجٹ ہے اس ایک مثال سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہمارے پیارے امام کی رہنمائی کتنی عظیم برکات اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ اور خلافت سے وابستگی کتنی بڑی کامیابیوں کا پیش خیمہ ہے۔ جب حضور خلیفہ بنے۔ تو جماعت کا ایک مشن بھی کسی دوسرے ملک میں نہ تھا۔ لیکن آج کونسا اہم ملک ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے مشنوں سے خالی ہو۔ کیا جماعت کی یہ بین الاقوامی حیثیت ہمارے امام ہمام کا کوئی کم کارنامہ ہے۔ کہ آج ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت پڑے۔ کہ اس خلافت میں جماعت نے کیا ترقی کی ہے۔ اور اس کے قدم کہاں ہیں۔ یہ زمین کے کناروں تک شہرت پانے والا اولوالعزم خلیفہ علوم کا خزانہ لٹا رہا ہے۔ آپ کی قیادت میں ہر ملک میں اسلام کے حقائق و معارف بکھیرے جا رہے ہیں۔ اور آج مخالف بھی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ کہ آئندہ دنیا کا مذہب اسلام ہوگا۔ ہر قابل ذکر زبان میں قرآن حکیم کے تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ اور یوں اسلام کی برکات کو عام کیا جا رہا ہے۔ آخر ان ساری برکات کا منبع کہاں ہے کیا یہ خلافت کا ہی وجود نہیں۔ بعض نادان یہ کہتے ہیں۔ کہ پچاس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ اور ابھی ہم منزلِ مقصود سے بہت دور ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تو چند سالوں میں ہی مقصد کو پا لیا تھا۔ لیکن ہماری جدوجہد کے نتائج ابھی ابتدائی مراحل میں ہی ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ اس جمالی دور میں تبلیغ و تلقین کے ذریعہ ہم نے اسلام پھیلانا ہے۔ ہمیں سیاسی اقتدار نہیں دیا گیا۔ ہم نے اپنے کردار اور اپنے اخلاق سے فتح حاصل کرنی ہے۔ اور یہ فتح علم کی فتح ہے۔ اور یہ راہ جس قدر لمبا اور جتنا صبر آزما ہے۔ اس سے ہر سمجھدار مسلمان واقف ہے صحابہؓ کا زمانہ قیام دین اور استحکام شریعت کا زمانہ تھا۔ جس کے لئے فوری اقتدار کی ضرورت تھی۔ تاکہ اسلام کے نظام کو بروئے کار لا کر عمل سے دکھا دیا جائے۔ کہ یہ نظام انسانیت کے لئے کس قدر بابرکت ہے۔ اب تجربہ دنیا کے سامنے ہے اور سچائی کو ماننے کے لئے اس کے پاس مثال موجود ہے۔ اس لئے یہ زمانہ اسلام کی اشاعت کا زمانہ ہے۔ اور اس میں علم کے۔ اخلاق کے اور ذاتی کردار کے ہتھیار استعمال کئے جانے والے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان ہتھیاروں سے دل بڑی جدوجہد کے بعد فتح ہوتے ہیں۔ اور لڑنے والے کو بڑے صبر آزما مراحل میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ پھر یہ بھی تو دیکھا جائے۔ کہ اس زمانہ میں مذہب کا دشمن کونسے ہتھیاروں سے کام لے رہا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں اس نے کس قسم کے ہتھیاروں سے کام لیا۔ اس وقت اس نے تلوار استعمال کی۔ اس لئے وہ تلوار ہی سے مٹایا گیا۔ اور اب وہ علم کے اوچھے ہتھیار اور وسوسہ اندازی کے زہریلے اوزار استعمال کر رہا ہے۔ اس لئے اس کے مقابلہ میں علم کے حقائق اور یقین کے تریاقوں سے ہی کام لینا پڑے گا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی تو سوچیے۔ کہ ہمارا نصب العین صحیح ہے یا نہیں۔ اگر نصب العین سچائی ہے۔ تو پھر اس کے لئے جس قدر بھی قربانی کرنی پڑے۔ اس میں پس و پیش نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمارا کام صرف جدوجہد ہے

کامیابی کے دن کو قریب لانا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ جب دیکھتا ہے کہ جدوجہد اس معیار کو پہنچ گئی ہے۔ جو حصولِ مقصد کے لئے ضروری ہے۔ تو وہ کامیابی بخشتا ہے۔ اور اس میں لمحہ بھر کی بھی تاخیر نہیں ہوتی۔ پس چاہیئے۔ کہ ہم خلیفہ وقت کی آواز کو پہچانیں۔ اور جس معیار کی قربانی کا وہ مطالبہ کرتا ہے۔ اس معیار تک قربانی کرتے جائیں۔ ورنہ ہمارا حال اس قوم کی طرح ہوگا۔ جس نے حضرت موسیٰ ؑ کو کہا تھا۔ کہ اگر ہم نے قربانی کر کے ہی کامیابی حاصل کرنی ہے۔ تو پھر آپ کا کیا فائدہ۔ ہم تو جدوجہد کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ تم جا کر لڑو۔ اور فتح کے بعد فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیں بلا لو۔ پس اگر کامیابی میں دیر ہو رہی ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جماعت ابھی قربانی کے اس معیار پر نہیں پہنچی۔ جس معیار کا مطالبہ امام وقت کی طرف سے ہے۔ اب بھی جتنے معیار کی جماعت قربانی کر رہی ہے۔ اس سے کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ کامیابی عطا کر رہا ہے۔ کیا ہم دیکھتے نہیں کہ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف ہے۔ اور ہر دن ہمیں آگے کی طرف لے جا رہا ہے۔ کونسی گھڑی آئی۔ جس میں ہمارا قدم پیچھے کی طرف گیا۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ قیادت میں کوئی کمی نہیں۔ اگر کمی ہے تو جماعت کے افراد میں ہے۔ کہ وہ اپنے معیار کو بلند نہیں کرتے۔ یہ معیار تلوار کے معیار سے بھی زیادہ مشکل ہے۔

کہ اس میں صبر آزما قربانیاں پیش کرنی پڑتی ہیں۔ یہاں صرف مالی قربانی سے کام نہیں چلتا وقت کی قربانی بھی پیش کرنی پڑتی ہے۔ اس جنگ میں اخلاق اور کردار کا ایمونیشن استعمال ہوتا ہے۔ نیکی اور تقویٰ اور شریعت کے احکام پر عمل اس جنگ کا اہم ہتھیار ہے۔ اگر ہم یہ سامان حاصل نہیں کرتے۔ اور اس بارہ میں خلافت کا کہنا اس طرح نہیں مانتے جس طرح ماننا چاہیئے۔ تو کامیابی میں التوا لابدی ہے۔ آج ہم اپنے رویہ کو بدل لیں۔ تو انتہائی کامیابیاں ہمارے قدم چومیں۔ یہ وقت کتنا شاندار ہوگا۔ جب ساری دنیا کا مذہب صرف اسلام ہوگا۔ دنیا کے کونے کونے پر توحید کی آواز گونج رہی ہوگی۔ اور دنیا کا ہر ہر فرد سردار دو عالم فخر موجودات سرور کائنات حضرت محمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے کامل متبعین پر درود و سلام بھیج رہا ہوگا۔ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام لیوا دنیا تیری منتظر ہے۔ آسمان تجھے آواز دے رہا ہے۔ دنیا کی انتظار کو دیکھ۔ آسمانی آواز کو سن۔ سچی خلافت کا کہنا مان۔ کہ کامیابی تیرے قدم چومے۔ اور عزت تیرا دامن تھامے۔ واللہ علیٰ ما اقول وکیل۔

بقیہ لیڈر (صفحہ ۲ سے آگے)

الحاج میاں محمد صاحب رئیس لائل پور نے اپنی چٹھی کے شروع میں "منافقین" کے متعلق جو رطب و یابس طویل خامہ فرسائی کی ہے۔ اس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی لکھنا چاہتے ہیں۔ کہ "ابی واستکبر" کا عالم حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ہی چلا آیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو خس و خاشاک سے الگ کرنے کے لئے ہمیشہ آزمائشیں کرتا چلا آیا ہے۔ پھر ذرا اس تجدید بیعت کو بھی یاد کیجئے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر کی تھی۔ کیا اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ (نعوذ باللہ) تمام مسلمان منافق ہو گئے تھے ایسے مواقع اللہ تعالےٰ عباد اللہ کے شوق و جوش کے نظارے دیکھنے کے لئے پیدا کرتا ہے۔ جیسا کہ آج آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ اس لئے بھی کہ ابی واستکبار والے حقیقی منافقین اس نظارہ کے آئینہ میں ملاحظہ کر لیں۔ کہ ان کی تدابیر تار عنکبوت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ان کا زور و زر کا غرور۔ ان کی دانشوریاں۔ سخن سازیاں اور طول کلامیاں سست بنیاد اور بے بود ہوتی ہیں۔

چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ

انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز جمعہ و ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جیسا کہ گذشتہ شوریٰ انصار میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر ایک رکن انصار سے سالانہ اجتماع کے اخراجات کے لئے ۱۲ آنے سالانہ وصول کئے جایا کریں۔ زعماء و منتظم صاحبان مال جائزہ لیں۔ کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے ہر ایک رکن سے یہ چندہ وصول کر کے بھجوا چکے ہیں۔ اگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ تو اب اس خدمت کو فوری طور پر انجام دیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اجتماع کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ جلد چندہ سالانہ اجتماع فراہم کر کے مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالےٰ کے حضور محبت و عقیدت کا اظہار

پاکستان کے طول و عرض کی احمدی جماعتوں کی قرار دادیں

جماعت احمدیہ کوئٹہ

میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ حضور کی خدمت میں تحریر کرتے ہیں:۔

بحضور سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سیدنا! ۲۵ تا ۳۰ جولائی ۱۹۵۶ء کے الفضل کے پرچے آج اکٹھے موصول ہوئے۔ کیونکہ شدید بارشوں کی وجہ سے سلسلہ مواصلات منقطع رہا۔ ان اخبارات میں بعض منافقین کے جماعت میں فتنہ پھیلانے کی کوشش کی خبریں پڑھ کر سخت تکلیف پہنچی۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ کوئٹہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے قائم کردہ خلیفہ اور مصلح موعود یقین کرتے ہیں۔ اور حضور کے سب حکموں پر عمل کرنا اپنا فرض تصور کرتے ہیں۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر فتنہ سے ہوشیار رہیں گے۔ اور حتی المقدور دوسروں کو ہوشیار کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ تعالےٰ ہر فتنہ کا مقابلہ کریں گے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیں حضور کے دامن کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رکھے۔ آمین۔ والسلام

(دستخط ممبران جماعت احمدیہ کوئٹہ)

مجلس انصار اللہ لائلپور

مکرم جناب محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور تحریر کرتے ہیں

بحضور پُرنور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ و المصلح الموعود و پسر موعود۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور کا پیغام بنام مجلس خدام الاحمدیہ کراچی بذریعہ الفضل مورخہ ۵۶-۷-۲۹ نظروں سے گذرا۔ جسمانی لحاظ سے ضعیف اور معمر انصار کی روح سنتے ہی تڑپ اٹھی۔ مندرجہ ذیل لہٰذا انصار اپنی پہلی فرصت میں بالفاظ ذیل "مدینہ والا معاہدہ" میں شمولیت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

"ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی تمام زندگی خلافت کے ساتھ وابستہ رکھیں گے اور ہم اپنی اولاد کی بھی نگرانی کریں گے تا کہ وہ اپنے ذاتی عقیدہ خلافت سے وابستگی میں مزید ترقی کرنے کے علاوہ آئندہ ایسے فتنوں کا مقابلہ کرنے کی اہلیت بڑھا سکیں اور اگر کوئی شخص ہمیں اس راستہ سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ تو ہم اس کی طرف کبھی متوجہ نہ ہوں گے۔ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح "مدینہ والا معاہدہ" کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس عہد پر ہمیشہ ہمیش قائم رہنے کی توفیق دے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ لائلپور (شیخ محمد احمد صاحب)
(دستخط ممبران مجلس انصار اللہ لائلپور)

مجلس خدام الاحمدیہ دنیاپور ملتان

شیخ محمد منیر صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دنیاپور ملتان تحریر کرتے ہیں۔

بخدمت حضرت اقدس آقائی و مولائی سیدی حضرت امیر المومنین مصلح موعود پسر موعود خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امامنا و امام المسلمین والمتقین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سلامت دائماً دائماً باشد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر اور اسی سے مدد مانگ کر دعدہ و اقرار کرتے ہیں۔ کہ تا زیست انشاء اللہ تعالےٰ حضور کی خلافت کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔ ہم خود بھی اور ہمارے اہل و عیال اور زیر اثر افراد بھی۔ (قوا اھلیکم) کے حکم کے مطابق دل و جان سے اس عہد پر قائم رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ ہم حضور کو ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و پیشگوئیوں کے مطابق مصلح موعود۔ پسر موعود و مثیلہ و خلیفتہ یقین کرتے ہیں۔ اور ایمان رکھتے ہیں کہ حضور ہی کے حکم پر چلنے سے نجات دارین میسر آ سکتی ہے۔ ہم تمام افراد جماعت حضور کی سلامتی و درازی عمر کے لئے اور کام کرنے والی زندگی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین ——— ایک عریضہ اپنے گھر والوں کے دستخطوں کے ساتھ اور تمام جماعت کے دستخطوں کے ساتھ ارسال خدمت اقدس ہے۔ حضور اسے قبول و منظور فرما دیں۔ اور ہمارے لئے دعا فرما دیں۔

فقط والسلام مع الاکرام حضور کا ادنیٰ خادم قدیم خاکسار۔ محمد منیر قائد خدام الاحمدیہ دنیاپور ملتان

دستخط ممبران مجلس خدام الاحمدیہ دنیاپور

جماعت احمدیہ نواب شاہ

بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۵۶ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ نواب شاہ کا ایک غیر معمولی اجلاس بعد نماز جمعہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر با تفاق آراء پاس ہوا۔

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ نواب شاہ اپنے عہد وفاداری کو نظام خلافت سے نباہنے کا تا مرگ عہد کرتے ہیں اور حضرت اقدس کی صحت و سلامتی و دیر پا کامیاب زیادت قائم رہنے کے لئے الحاح و زاری سے بارگاہ ایزدی میں دعا کرتے ہیں۔

خاکساران ممبران جماعت احمدیہ نواب شاہ

جماعت احمدیہ رحیم یار خان

جناب برکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جماعت احمدیہ رحیم یار خان کا ایک اجلاس مورخہ ۵۶-۸-۱۰ بعد نماز جمعہ بیت البرکات میں منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرار داد متفقہ طور پر منظور کی گئی احباب کے دستخطوں کے ساتھ حضور اقدس کی خدمت میں روانہ ہے۔

جماعت احمدیہ کا یہ اجلاس حضور کے ساتھ والہانہ محبت اور خلافت کے ساتھ مکمل وابستگی کا اظہار کرتا ہے۔ نیز حضور کی درازی عمر کی دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

دستخط ممبران جماعت احمدیہ
رحیم یار خان

چک نمبر ۲۹۷ ج ب گوجرہ ضلع لائلپور

جناب چوہدری نور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۹۷ ج ب گوجرہ ضلع لائلپور تحریر کرتے ہیں

بحضور سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے پیارے آقا! نہایت ہی ادب کے بعد ملتمسانہ گذارش ہے کہ ہم نے مورخہ ۵۶-۷-۲۷ کو ایک غیر معمولی اجلاس کر کے حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں ایک ریزولیوشن پاس کر کے پرائیویٹ سیکرٹری کے پتہ پر ارسال کیا تھا۔ مگر آج تک وہ اخبار میں نہیں چھپا ہے۔ جس کے باعث جماعت چک نمبر ۲۹۷ ج ب کے تمام افراد کو بے حد تشویش ہے نہ معلوم کیا وجہ ہوئی ہے۔ لہٰذا ہم جماعت احمدیہ چک ۲۹۷ ج ب دوبارہ ریزولیوشن پاس کر کے ارسال کر رہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر ۲۹۷ ج ب

ہم اس خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جانیں ہیں۔ اور ہمارے مال ہیں۔ یہ اقرار کرتے ہیں کہ منافقین سے خواہ کوئی بھی ہوں ہرگز ہرگز کسی قسم کا تعلق نہیں رکھیں گے اور خلافت کی حفاظت کے لئے ہم اپنی جان و مال و عزت و آبرو کی ہرگز پرواہ نہیں کریں گے۔

چوہدری نور حسن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۹۷ ج ب
محمد اسلم ناصر چک نمبر ۲۹۷ ج ب ڈاکخانہ گوجرہ ضلع لائلپور

غافل اور بیدار

غافل انسان کے لئے قدم قدم پر خطرات ہوتے ہیں۔ اور وہ بعض اوقات منافقین کے جال میں بھی پھنس جاتا ہے۔ اور بیدار انسان کبھی بھی منافقین کے جھانسہ میں نہیں آتا

اسلئے

آپ مرکزی حالات سے ہمیشہ باخبر رہنے کی کوشش کیجئے۔ آپ کی اس خدمت کے لئے الفضل حاضر ہے۔ وہ گھر بیٹھے ہی آپ کو ہر قسم کی ضروری معلومات بہم پہنچاتا رہے گا۔ صرف آپ اس کے منگوانے کا بندوبست کیجئے۔

(مینیجر الفضل)

یوم سیرت النبیؐ کی تقریب سعید پر

مجلس ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا جلسہ

ربوہ ۲۷ اگست - کل مورخہ ۲۶ اگست کو یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بابرکت تقریب پر احمدی بچیوں کی تنظیم ناصرات الاحمدیہ کا ایک جلسہ لجنہ اماء اللہ ہال میں منعقد ہوا - جس میں سیرۃ النبی صلعم کے موضوع پر تقاریر ہوئیں اور نظمیں پڑھی گئیں - لڑکیوں کی حاضری پانچ سو سے بھی متجاوز تھی - ہر حلقہ کی مجلس اپنے اپنے جھنڈے لے کر آئی جن پر سنہری حروف سے حلقے کا نام لکھا ہوا تھا - نظموں میں اول اور دوم آنے والے گروپوں کو انعام دیئے گئے - تقریری مقابلہ میں شمیم نجمہ ثریا - امۃ الحی - محمودہ بیگم اور امۃ الباری اطہر نے حصہ لیا - انعامات تقسیم کرنے کے بعد دعا پر یہ کامیاب جلسہ اختتام پذیر ہوا -

---

ربوہ میں ہاکی کلب کا احیاء - باہر کے کھلاڑی بھی توجہ فرمائیں

زیر ہدایت مکرم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹ اگست ۱۹۵۶ء کو چوہدری شبیر احمد صاحب بی - اے مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس مرکزیہ نے ربوہ کے ہاکی پلیئرز کو احمدیہ دارالمطالعہ گول بازار میں جائے پر مدعو کر کے ربوہ ہاکی کلب کو از سر نو منظم کیا - اس نئی کلب کا نام احمدیہ سپورٹس (ہاکی کلب) رکھا گیا ہے - ربوہ سے باہر کی جماعتوں کے احمدی کھلاڑیوں کو بھی اس کلب کی دعوت دی جاتی ہے - انشاء اللہ تعالے جلد ہی مرکز میں ٹیسٹ میچز کا سلسلہ شروع کیا جائے گا - کلب مذکورہ کے ممبر بننے کے خواہشمند احباب چوہدری صاحب موصوف کے پتہ پر صرف ایک پوسٹ کارڈ کے ذریعہ اطلاع دے سکتے ہیں -

مقام مسرت ہے کہ کلب کی صدارت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بی - اے نے قبول فرمائی ہے - جملہ احمدی ہاکی پلیئرز سے مکرر درخواست ہے کہ وہ اس کلب کی رکنیت جلد از جلد حاصل فرمالیں -

عبداللطیف غزنوی جنرل سیکرٹری احمدیہ سپورٹس ہاکی کلب

30 اگست 1956

ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن لاہور

ویسٹ پاکستان جیلز کے دس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹوں کی مستقل آسامیاں ہیں جن کے لئے درخواستیں مجوزہ فارم پر ۵۶-۹-۱۴ تک بنام سیکرٹری صاحب کمیشن طلب کی گئی ہیں - دوران ٹریننگ وظیفہ ۶۰/- روپے تقرری پر تنخواہ ۱۳۰-۱۰-۲۰۰-۱۰-۲۵۰ رہائش مفت -

شرائط :- انٹرمیڈیٹ یا ڈپلومہ چیفس کالج لاہور قد ۵ ½ فٹ - چھاتی ۳۳" - پھیلاؤ ۱ ½" عمر ۵۶-۹-۱ کو ۲۲ تا ۲۵ تک موزوں چھ آنے کے ٹکٹ ارسال کر کے فارم درخواست و تفصیلات طلب ہوں - (پاکستان ٹائمز ۵۶-۸-۲۴)

ناظر تعلیم ربوہ

مستورات کے لئے ٹریننگ

گورنمنٹ انڈسٹریل ٹیچرس ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ فار وومن لاہور سیشن ۵۷-۱۹۵۶ء میں داخلے کیلئے درخواستیں مع نقول سندات ۵۶-۹-۸ تک بنام پرنسپل طلب کی گئی ہیں -

شرائط :- (۱) ڈپلومہ انڈسٹریل سکول (۲) مڈل (۳) عمر ۵۶-۸-۱ کو ۲۰ تا ۳۳ - میٹرک اور زائد از ایک ڈپلومہ ہولڈر کو ترجیح (پاکستان ٹائمز ۵۶-۸-۲۳)

ناظر تعلیم ربوہ

مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے

(۱) ہمارا سالانہ اجتماع ۲۶ - ۲۷ اکتوبر کو مقرر ہو چکا ہے - اس کے لئے پروگرام زیر ترتیب ہے - مجالس اپنے مشوروں سے مستفید فرمائیں -

(۲) موجودہ فتنہ منافقین کے انسداد کے لئے مجالس نے قابل قدر سرگرمی دکھائی ہے - مگر بعض مجالس اپنی کارروائی کی رپورٹ مرکز میں نہیں بھیجتیں - اس کا بھی ازالہ کیا جائے - مومن کو ایسے ایام میں بہت ہوشیار رہنا چاہیئے -

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

(۱۳) خاکسار کا چھوٹا بچہ گذشتہ کئی روز سے بعارضہ کھانسی و بخار بیمار ہے - احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے

محمد عبداللہ فضل عمر ریسرچ

۱۶

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سولھواں
سالانہ اجتماع

۱۹ - ۲۰ - ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء

بمقام ربوہ

زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال شامل ہونے کی کوشش کریں

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مغربی افریقہ میں اساتذہ کی ضرورت

مغربی افریقہ کے بعض تعلیمی اداروں کے لئے ٹیچرز کی فوری ضرورت ہے جو کم از کم فرسٹ کلاس بی - اے ہوں یا انگریزی - حساب - سائنس - کیمسٹری - جغرافیہ - زیالوجی کے کسی مضمون میں ایم - اے ہوں اور تعلیمی تجربہ بھی رکھتے ہوں - تنخواہ معقول ہوگی - اعلیٰ ترقی کے مواقع بھی ہیں - خواہشمند احباب اپنے کوائف سے مطلع کریں

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ مغربی پاکستان

درخواستہائے دعا

(۱) مکرمی احمد نادی صاحب جماعت کوالالمپور ملایا کے نہایت مخلص احمدی ہیں - آجکل کاروباری لحاظ سے وہ شدید مشکلات میں مبتلا ہیں - احباب کرام سے دعا کی استدعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے - اور اپنے فضل سے ان کے لئے بہتر سامان پیدا فرمائے - آمین

غلام حسین ایاز مبلغ سنگاپور ملایا

(۲) خاکسار کے ایک انٹرویو کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے - احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں - (ملک) منصور احمد ابن ملک غلام فرید صاحب ایم - اے کراچی

(۳) میرے خسر چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب بیمار ہیں - احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں - (بشیر احمد)

(۴) عاجزہ کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا چلی آرہی ہیں - دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے فضل و رحم سے کامل شفا عطا فرمائے - آمین عبدالکریم خالد کالج کراچی

(۵) میرا بڑا لڑکا ہرنیا کی وجہ سے بیمار ہے - احباب و بزرگان سلسلہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں - محمد اقبال سیالکوٹ

(۶) خاکسار نے سرکاری طور پر کمپونڈری کا امتحان دیا ہے اور تیسرا اور آخری موقعہ ہے - احباب کرام نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں - محمد صادق ولد فردوس خاں

(۷) ہمیں ایک مقدمہ درپیش ہے - تمام دوست دعا کریں کہ اللہ تعالے کامیابی عطا فرمائے - چوہدری احمد دین چک ۳۰ ج ب ضلع لائلپور

(۸) بابو محمد الدین صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر سیالکوٹ کے صاحبزادہ عبدالمنان صاحب بیمار ہیں - احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ان کے اپریشن کو کامیاب کرے - آمین

شریف احمد ولد بابو قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

(۹) میں اس گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں اور بیمار ہوں - احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے مجھے صحت عطا کرے - آمین ملک رحمت اللہ ضلع گجرات

(۱۰) میری دو بہنیں تین چار روز سے سخت بخار میں مبتلا ہیں - احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے انہیں صحت عطا فرما کر ہماری پریشانی کو دور فرمائے - آمین (بشارت احمد ولد ماسٹر چراغ الدین صاحب عارف والا ضلع منٹگمری)

(۱۱) میرا لڑکا سخت بیمار ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - آمین - برکت علی دھرم پورہ لاہور

(۱۲) میرا چھوٹا بچہ چند دن سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہے - معزز بھائی بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے - اور ہماری تمام پریشانیاں دور فرمائے - آمین رشیدہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب

۳م

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۴۱۸ میں دین محمد مال ولد میاں دتو قوم ارائیں عمر ۸۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن حال دارالصدر حلقہ ج ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ وغیر منقولہ جائداد متروکہ اراضی کے عوض الاٹ شدہ رقبہ واقع احمد نگر اراضی زرعی تقریباً ۱۸ کنال گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے موجود ہے۔ جس کے حقوق ملکیت عارضی مستقل مجھے حاصل ہیں۔ اراضی مذکورہ سے سالانہ آمد ۲۰/- روپیہ فی الحال مجھے ہوتی ہے۔ اس آمد کے ۱/۱۰ کو داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ نقد میرے پاس ۶۰/- روپے ہیں اس جائداد مندرجہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ میرے مرنے پر جو میرا ترکہ بھی ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

میں اس زمین ۱۸ کنال کی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا دین محمد حلقہ ج ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا دفتر وصیت ربوہ۔

گواہ شد:۔ غلام قادر کارکن نظارت بیت المال ربوہ

نمبر ۱۴۴۰۸ میں لطف الرحمن ناز ولد حکیم محبوب الرحمن بنارسی قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت ماہوار آمد ۴۰/- روپے ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کو ادا کروں گا۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اگر بعد میں مجھے کسی قسم کی بھی مزید آمد ہوئی۔ تو میں ۱/۱۰ حصہ اس کا بھی ادا کروں گا۔ اور میری وفات کے بعد جو جائداد بھی ثابت ہو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت کا حاوی ہوگا

العبد:۔ لطف الرحمن ناز بقلم خود

گواہ شد:۔ حمید اللہ ولد انور دارالصدر شرقی ربوہ۔ قائمقام قائد ربوہ۔ گواہ شد:۔ محمد دین محلہ دارالصدر شرقی ربوہ

نمبر ۱۴۴۲۲ میں مریم بی بی زوجہ عبدالوہاب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن درگا نوالی ڈاکخانہ ستی سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جو کہ مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ مبلغ دو صد روپیہ مہر ہے۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ یعنی سوائے مہر زیور وغیرہ کوئی نہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خود صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاوے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا مریم بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گکھا نوالی۔

گواہ شد:۔ عبدالوہاب خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۴۴۲۶ میں چوہدری عبدالشکور ولد چوہدری عبدالعزیز قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گھروہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ دیسٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار جامعہ احمدیہ ربوہ کا طالب علم (م) ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۲/۸ روپے صرف ماہوار وظیفہ بوجہ واقف زندگی ہونے کے ملتا ہے اور اس وقت یہی میری جائداد ہے۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس جائداد متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔ عبدالشکور متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد محمد نذیر پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد مسعود احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ

ایجنٹ حضرات توجہ فرمائیں!

بعض ایجنٹ صاحبان الفضل کے واپسی پرچوں کا بنڈل تو واپس بھیج دیتے ہیں لیکن اس کے متعلق کوئی چٹھی وغیرہ نہیں لکھتے جس سے معلوم ہوسکے کہ یہ واپسی فلاں ایجنٹ کی طرف سے ہے۔ اس لئے واپسی پرچوں کی قیمت ان کے حساب سے کم نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ جملہ ایجنٹ صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ آئندہ واپسی پرچوں کا بنڈل بھیجتے وقت اپنے نام و پتہ سے ضرور اطلاع دیا کریں۔

مینیجر الفضل ربوہ

جماعت احمدیہ ماریشس کیلئے درخواست دعا

ماریشس کی جماعت پر مخالفین کی طرف سے مقدمات دائر کئے گئے ہیں۔ جن کی سماعت ان دنوں شروع ہوچکی ہے۔ احباب کرام سے جماعت ماریشس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(وکیل التبشیر)

رسالہ الفرقان کے متعلق اعلان

ماہ اگست کا الفرقان سب احباب کو بھیجا جاچکا ہے۔ اس نمبر میں خلافت اور تعزیہ کے سلسلہ میں دو اہم مضمون شائع ہوئے ہیں۔ ماہ ستمبر اور اکتوبر کا رسالہ "سیرت خیرالبشر نمبر" کے طور پر شائع ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ ۷ اکتوبر کو پوسٹ ہوگا۔ جملہ خریدار حضرات مطلع رہیں۔

مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ

ولادت

مکرم فضل عمر صاحب پوسٹ مین ناہ کینٹ کے ہاں ۹/۸/۵۶ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بچہ کا نام عبدالحی تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم شیخ محمد اقبال صاحب اقبال بوٹ ہاؤس کوئٹہ نے مبلغ دس روپے اخبار الفضل کو بطور اعانت ارسال کئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزا۔ ان کی طرف سے دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کردیا جائیگا۔ دوسرے مخیر احباب بھی اخبار الفضل کو یاد رکھا کریں۔ مینیجر الفضل ربوہ

دعائے مغفرت

مکرمی محترمی چوہدری گل گلستان خان صاحب میونسپل کمشنر چکوال ۱۶/۸/۵۶ کی صبح کو تقریباً ۸½ بجے اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

چوہدری صاحب مرحوم مغفور جماعت احمدیہ چکوال کے ایک خاص وجود تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

بشیر احمد اعوان چکوال ضلع جہلم

خلیل احمد صاحب کا خط

(بقیہ صفحہ ۱)

تو وہاں موجودہ فتنہ کا ذکر ہو رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ عبدالوحید صاحب بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے تھے اس وقت وہاں صدر صاحب حلقہ دہلی دروازہ اور ایک اور دوست رانا عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے اور ان کی باتوں کا جواب دے رہے تھے۔ جس وقت میں جاکر بیٹھا ہوں۔ تو سلسلہ گفتگو اس طرح جاری تھا کہ عبدالوحید صاحب نے کہا کہ مولوی عبدالوہاب صاحب کے کاروبار کا کیا حال ہے غالباً رانا عبدالکریم صاحب نے جواب دیا کہ ان کا کاروبار پہلے ہی بہت کم ہو چکا ہوا ہے۔ پھر عبدالوحید صاحب نے سوال کیا کہ عبدالوہاب صاحب نماز کہاں پڑھتے ہیں رانا صاحب نے کہا کہ جودھامل بلڈنگ میں نماز ہوتی ہے۔ وہیں کبھی کبھی پڑھتے ہیں۔ پھر عبدالوحید صاحب نے سوال کیا کہ ان سے مقاطعہ تو نہیں ہے یا شاید یہ کہا کہ دوست ان سے ملتے تو ہیں؟ جس کا جواب رانا صاحب نے یا شاید صدر صاحب حلقہ نے (دونوں میں سے کسی صاحب نے) یہ دیا کہ بے شک مقاطعہ تو نہیں مگر ان سے کوئی بھی سچا احمدی گفتگو کرنے کو تیار نہیں۔ اس پر عبدالوحید صاحب نے کہا کہ نہیں ایسا تو نہیں ہونا چاہیئے آخر کوئی ان کو سمجھانے والا بھی تو ہونا چاہیئے یہ سب باتیں عبدالوحید صاحب نے کچھ اس طرح کیں کہ ان کی آخری بات پر تحقیر آمیز اور طنز کے لہجہ میں رانا صاحب نے جواب دیا کہ "یہ آپ کر کے دیکھ لیں آپ کو کون منع کرتا ہے"۔

۲۔ اس روز گفتگو کے دوران میں خاموشی سے حالات کا جائزہ لیتا رہا۔ اس کے بعد دوسرے دن تحریک وقف زندگی کے متعلق بات شروع ہو گئی مجھے اب یاد نہیں کہ یہ سلسلہ گفتگو کس طرح جاری ہوا مگر صدر صاحب حلقہ یہ کہہ رہے تھے کہ جو واقفین جماعت خرچ پر تعلیم حاصل کر کے وقف توڑتے ہیں وہ ان لوگوں سے زیادہ قصوروار ہیں جنہوں نے جماعت کے خرچ پر پڑھا تو نہیں مگر وقف کیا اور پھر فارغ ہو گئے اس سلسلہ میں عبدالوحید صاحب نے اس طرح بات شروع کی کہ گویا وقف کی اہمیت کچھ بھی نہیں ہے اور کہا کہ نہیں جی اب تو کوئی ایسی بات نہیں خود حضرت صاحب نے اجازت دے دی ہوئی ہے کہ جو چاہے وقف سے فارغ ہو جائے اور جو لوگ جماعت کے روپیہ سے تعلیم حاصل کرتے ہیں ان سے بھی کچھ باز پرس نہیں ہوتی ایسے بھی ہیں کہ لندن سے تعلیم حاصل کر کے آئے (جماعت کے خرچ پر) یہاں آکر فارغ ہو گئے اور انہوں نے روپیہ بھی ادا نہیں کیا جو ان کی تعلیم پر خرچ ہوا تھا۔ اور کسی نے ان سے پوچھا نہیں۔

۳۔ عبدالوحید صاحب کی یہ سب باتیں سن کر جن میں وہ نظام سلسلہ کو بہت کمزور بنا رہے تھے۔ اور چونکہ متعلقہ احباب کو علم تھا کہ ربوہ سے آئے ہیں۔ اسلئے باہر کے لوگ ان کی بات کو صحیح سمجھ کر مغالطہ میں پڑ سکتے تھے اسلئے مجھے ان کی باتوں سے بہت غصہ آیا چنانچہ میں نے اسی وقت ان سب احباب کو مخاطب کر کے بلند آواز کے ساتھ ان باتوں کی تردید کی اور میں نے کہا کہ اگر کوئی وقف زندگی فارغ ہوتا ہے۔ تو فارغ ہونے والے کے جرم میں کوئی شک واقع نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ سے ایک عہد کیا تھا اگر کسی وقت وہ اسے توڑتا ہے تو خواہ جماعت اسے کوئی سزا دے یا نہ دے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو توڑنے کا مجرم ہے۔ پھر میں نے کہا کہ باقی رہا یہ کہ بعض لوگ سلسلہ کے خرچ پر پڑھ کر آتے ہیں۔ اور فارغ ہو جاتے ہیں۔ اور روپیہ ادا نہیں کرتے میں نے کہا وہ ان کی بددیانتی ہے اور ان کو قصوروار نہ گرداننا ایسا ہی ہے۔ جیسے کوئی چور چوری کرے اور وہ پکڑا جائے مگر مال (مسروقہ) برآمد نہ ہو مگر اس کی چوری ثابت ہونے پر بھی کوئی کہے کہ یہ مجرم نہیں۔ پھر میں نے کہا کہ میں خود دس سال یا اس سے زائد مرکز میں کام کرتا رہا ہوں وقف کی وہ کیفیت جو عبدالوحید صاحب نے بیان کی ہے ہرگز صحیح نہیں

۴۔ آخر میں صدر صاحب نے پوچھا کہ آپ کس دفتر میں کام کرتے تھے۔ میں نے مختصراً بتایا جب میرے خلافت لائبریری میں کام کرنے کا ذکر آیا تو ساتھ ہی میں نے بتایا کہ محمد حیات تاثیر نے میرے سے لائبریری کا چارج لیا تھا اس پر عبدالوحید کی رگ پھر پھڑکی۔ اور انہوں نے جھٹ سوال کیا کہ "حیات تاثیر کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے" میں نے جواب دیا کہ "استغفار انکشاف کے بعد اب میری رائے کی ضرورت باقی ہے؟" اس پر عبدالوحید صاحب نے پھر کہا کہ "ہمیں بعض دوست کہتے ہیں کہ وہ اچھا آدمی تھا"۔

(۵) اس کے بعد نماز شروع ہو گئی۔ نماز کے بعد میں نے رانا عبدالکریم صاحب کو جنہوں نے اس وقت نماز پڑھائی تھی علیحدہ گلی میں لے جاکر کہا کہ یہ صاحب (عبدالوحید صاحب) اس فتنہ کے ایام میں اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ان کو کیوں بند نہیں کرتے۔ نیز آپ کا فرض ہے کہ ایسے آدمیوں کی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔ اس پر رانا عبدالکریم صاحب نے کہا کہ ہاں مجھے پہلے تو خیال نہیں آیا مگر اب آپ کے توجہ دلانے پر میں سوچتا ہوں کہ یہ شخص آپ سے قبل بھی اس قسم کی باتیں کرتا رہا ہے اور یہ بحث کرتا رہا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب بہت اچھے اور نیک آدمی تھے وغیرہ۔ میں نے کہا آپ کو فوراً ان کے متعلق رپورٹ بھجوانی چاہیئے۔ جو کچھ میرے سامنے ہوا وہ میں اپنی طرف سے تو لکھوں گا ہی۔ مگر مقامی جماعت کا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کا نوٹس لے اور رپورٹ بھجوائے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ وہ صدر صاحب سے ذکر کریں گے۔ اگلے روز میں پھر مسجد میں گیا تو رانا صاحب نے مجھے اور ایک اور صاحب کو جو سیکرٹری اصلاح وارشاد تھے علیحدہ لے جاکر کہا کہ میں نے صدر صاحب سے بات کی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ بیوقوف ہوتے ہیں اور ایسی ہی باتیں کرتے رہتے ہیں اور اس طرح ہر ایک کی رپورٹ کرنا مناسب نہیں۔ میں خاموش رہا۔ سیکرٹری اصلاح وارشاد نے پھر رانا صاحب سے ساری بات دریافت کی کہ کیا باتیں عبدالوحید صاحب نے کی تھیں۔ اور سن کر کہنے لگے کہ یہ تو صاف اور واضح بات ہے کہ اس کی باتیں منافقت والی ہیں۔ اور اس کی ضرور رپورٹ ہونی چاہیئے۔ آپ لکھ کر مجھے دیں۔ رانا عبدالکریم صاحب نے کہا کہ صدر صاحب کی رائے نہیں تھی۔ اس پر میں نے کہا کہ آپ رپورٹ کریں یا نہ کریں یہ آپ کا مقامی انتظام ہے۔ مجھے اس میں دخل نہیں مگر ایک اصولی بات یاد رکھیں کہ ایسے لوگوں کی رپورٹ آپ کی طرف سے مرکز میں ضرور جانی چاہئیے۔ آگے یہ فیصلہ کرنا مرکز کا کام ہے کہ کسی شخص نے کوئی بات بے وقوفی سے کی ہے یا سادگی سے یا شرارت سے۔ کیونکہ مرکز باہر کی جماعتوں سے بہت زیادہ دوسرے افراد کے متعلق جانتا ہے کہ فلاں شخص کس قسم کا ہے اور اس کے کیا حالات ہیں۔ اس پر سیکرٹری اصلاح وارشاد نے کہا کہ ہم اس کی ضرور رپورٹ کریں گے۔ میں نے کہا کہ ہاں آپ الگ لکھ دیں۔ جو کچھ میرے سامنے باتیں ہوئیں وہ میں اپنی طرف سے من وعن پیش کر رہا ہوں۔

(۶) اسی واقعہ سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ علاوہ مکر ... ہے کہ منافقوں کے وہ ساتھی جو ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔ دوسری جگہوں میں بھی اس طرح فتنہ کی اہمیت کو کم کرنے یا پراپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں اور ہو سکتا ہے کہ صدر صاحب حلقہ دہلی دروازہ کی طرح بعض اور جماعتیں بھی ایسی باتوں کو دوسرے کی سادگی یا بیوقوفی پر محمول کر کے کسی شرپسند کو پراپیگنڈا کی مہلت دیتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے اور ہمیں خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین

خادکم خلیل احمد

(ابن مولوی عطا محمد صاحب ربوہ)

جامعۃ المبشرین کے اساتذہ وطلبہ کے لئے

موسمی تعطیلات کے بعد جامعۃ المبشرین یکم ستمبر بروز ہفتہ کھل رہا ہے۔ انشاء اللہ ۷ بجے حاضری کے بعد پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ تمام طلبہ بروقت پہنچ جائیں

(پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

انصار اللہ کے بجٹ فارم
اور
مہتمم مال اور زعماء انصار

تمام مجالس انصار اللہ میں بجٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن مجالس انصار اللہ کی طرف سے ابھی تک بجٹ فارم بعد تکمیل مرکز نہیں پہنچے۔ ان مجالس کے مہتممین مال اور زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ جلد بجٹ فارم پُر کر کے مرکز میں بھجوائیں تا شوریٰ انصار میں بجٹ تیار کر کے پیش کیا جا سکے۔

اس امر کا ضرور خیال رکھا جائے کہ کسی رکن انصار کا نام درج فارم ہونے سے نہ رہ جائے۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ